

جہاد فی سبیل اللہ۔۔۔ قابلِ توجہ پہلو

تحریر: مولانا عصمت اللہ معاویہ حفظہ اللہ

دینِ متین کے تمام احکامات میں ذرہ برابر بھی ابہام نہیں۔ بالکل واضح، صاف و شفاف، سورج سے زیادہ روشن، ہر قسم سے پاک، ہر قسم کی خامی سے مبرا، ہیں۔ ہر حکم کا طریقہ کار، اوقات کار، شرائط و آداب، سنت، مستحبات تک بھی واضح ہیں۔

ہمیں حکم ہے کہ ہم کسی اضافے اور کسی قسم کی کمی لائے بغیر ان احکامات پر عمل پیرا ہوں۔ قبولیتِ عمل کے لیے اسے ایک شرط سمجھیے، فرائض پر عمل نبی پاک ﷺ کی سنت اور صحابہ کرامؓ کی اتباع سے خوشبو پا کر عمل کریں اور مقبول بن جائیں۔

جذبہ محبت و جذبہ نفرت یا پھر جذبہ انتقام آپ کو من مانی تشریحات کی طرف نہ لے جائے۔ شریعت بندہٴ مومن کو میانہ روی کے قلعے میں بند کرتی ہے۔ یہی ایمان و عمل کے تحفظ کا بہترین حصار ہے۔

مثلاً اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے بے حد محبت کا اظہار کرتے ہوئے فجر کے دو فرض کی بجائے اللہ ہی کے لیے چار فرض بنا کر چار فرض پڑھنے لگے، تو وہ تحریفِ دین کا مرتکب قرار پائے گا۔ قابلِ گرفت ہوگا۔ بس دو فرض کو دو ہی رہنے دیں۔ حقیقی رب کی محبت یہی ہے۔ ایک شخص اس قدر مواحد بن جائے کہ وہ صحابہ کرامؓ، انبیاء علیہ السلام، اولیاء کرام کے تذکرے ہتک آمیز انداز میں کرے اور خود کو مواحد سمجھے تو یہ بھی گمراہی ہے۔

یاد رکھیں جہاد فی سبیل اللہ سب سے زیادہ نازک امور کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ کیونکہ یہ عبادت آہوں، سسکیوں، زندانوں کے ساتھ آبلہ پاء ہو کر سفر کرتی ہے۔ خون میں غسل کرتی ہے، قربانیوں کی چادر اوڑھتی ہے، جدائیوں کو توشہ بناتی ہے، غموں کو سینے سے لگاتی ہے۔ اخلاص کا دیا اور توکل کا زور راہ مانگتی ہے۔

انتقام اندھا ہوتا ہے، جہاد اندھا نہیں ہوتا۔ فریضہ جہاد مومن کے جذبہ انتقام، فطرتی غصے، دلی غم اور فتح کی طاقت کو اصولوں کی لگام ڈال دیتا ہے۔ پھر آپ کو وہ کرنا ہوتا ہے جو اللہ چاہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ بتاتے ہیں، صحابہؓ کر کے دکھاتے ہیں۔ تب آپ کا جہاد سورج کی طرح چمکتا، کہکشاں کی طرح جگمگاتا، بجلی کی طرح کڑکتا، بادلوں کی طرح گر جتا، ابرِ رحمت کی طرح برستا اور قوسِ قزح کی طرح چھا جاتا ہے۔

جب جائز اور ناجائز کی لکیریں مٹ جائیں، حلال و حرام کی تمیز اٹھ جائے، مسلمان و کافر کا خون برابر پڑے، اموالِ مسلم ذاتی ترکہ تصور ہونے لگے تو پھر جہاد کا رعب اور اللہ کی نصرت اٹھ جاتی ہے۔ پھر شکست پر شکست مقدر بننے لگتی ہے، اتحاد و اتفاق ناپید ہو جاتا ہے، خود غرضی کا جن بوتل سے باہر آ جاتا ہے، اطاعت سے نکلنے والے باغی قرار پاتے ہیں۔ ”وہ“ جماعت اور ”یہ“ جماعت کے گرد آلود بگولے اٹھنے لگتے ہیں۔ کچھ دکھائی نہیں دیتا، کچھ سبائی نہیں دیتا۔ بیعت امیر جیسا حسین و جمیل، مسنون عمل ذاتی خواہش کا سانپ بن جاتا ہے۔ پھر یہی سانپ کئی مخلص مجاہدین اور مسلمانوں کا لہو پی کراژ دھے گا روپ دھار لیتا ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ماضی قریب میں بڑے بڑے جہادی بُرج اوندھے منہ گر پڑے۔ احمد شاہ مسعود، پروفیسر برہان الدین ربانی، استاد سیاف جن کے جوتے سیدھے کرنے میں لوگ جنت ڈھونڈتے تھے پھر انکو۔۔۔ مارنے میں جنت کی تلاش تھی۔

یاد رکھو جہاد شریعت کے ماتحت ہے خواہشات کے ماتحت نہیں۔ غر وہ احد کا سبق کیا ہمارے لیے کافی نہیں؟ جب آقاءِ مدنی کریم ﷺ اپنے محبوب اور پیارے چچا کے کٹے لاشے پر آنسو بہاتے فرماتے ہیں کہ ایک کے بدلے ستر سے بدلے لوں گا تو حکم خداوندی آپہنچا، نہ میرے حبیب ایک کے بدلے صرف ایک۔

میرے مخلص نو جوان بھائیو!

میری چند درج بالا سطور اگر سچ پوچھو تو خونِ دل سے لکھی گئی ہیں سر دو گرم جہادی زندگی کا ۱۶ سالہ نچوڑ ہے۔ جذباتی نہ ہوں، نظریاتی بنیں۔ الولاء والبراء کے اسلامی اصول پر عمل کریں۔ جماعتی مخالفت وقت اور صلاحیت کا ضیاع ہے، غیبت اور حسد کی آگ ہے۔ جس میں ایمان جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ رجماءِ بینظم کی تصویر بنیں۔ صفاً کا انھم بنیانِ مرصوص کا نمونہ بنیں۔ اصلاحی بات بھی اخلاص و اخلاق کے دائرے میں رہ کر کریں۔ حق بات کے لیے حق طریقہ اور حق وقت کے انتخاب کا سلیقہ سیکھیں۔ صلاحیتیں اللہ کے دین کے لیے نظامِ اسلام کے لیے شرعی طریقے سے لگا دیں۔ خود کو تھکا دیں خود کو کھپا دیں۔ مسلکی و فروعی اختلافات کو ناک کی مکھی نہ بننے دیں۔ قلبی میلان، ذاتی جھکاؤ پر تیش کھانے کی بجائے اپنے ہی ہم فکر و ہم خیال مشترکہ منزل کے متلاشی کا احترام کریں۔ چڑھتے سورج کے پجاری نہ بنیں۔ جہاں کی ہوا وہاں کے آپ نہ ہو جائیں۔ صبر کریں، دیکھیں، گرد چھٹنے دیں۔ گھوڑا۔۔۔ گدھا۔۔۔ ظاہر ہونے دیں۔ پھر رائے بنائیں اور قدم اٹھائیں۔ سمندر کی چڑھتی لہروں اور ہوا کے رخ کو سمجھ کر اپنا بادباں کھولیں۔

اپنوں کا عمل غیر شرعی ہو تو حمایت نہ کریں۔ غیر کا کوئی عمل شرعی ہو تو نہ ٹھکرائیں۔ یہ میرے نبی کی امت۔۔۔ امت وسط ہے۔ میانہ روی اسکا شعار و کردار ہے۔ اسی میں خیر ہے۔ یہی راہِ فلاح ہے۔

کاش کوئی ٹھنڈے دل سے گزارشات پر توجہ دے۔

یارب! ہمیں ہدایت سے محروم نہ فرمانا۔ آمین۔